روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029
منگل 18۔ اپریل 2000ء - 12 محرم 1421 ہجری - 18 شہادت 1379 ھش　جلد 50-85 نمبر 85

لوگوں میں سے سب سے قریبی تعلق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے عیسیٰ بن مریم سے دنیا اور آخرت میں میرا سب سے قریبی تعلق ہے۔انبیاء کا باہمی تعلق علاتی بھائیوں کا سا ہے جن کا باپ ایک اور مائیں الگ الگ ہیں اور دین ایک ہی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب واذکر فی الکتاب حدیث نمبر 3259)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بزرگ پیارے اور برگزیدہ نبی تھے

وہ دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب تھے اور جناب الٰہی کے مقرب تھے

جو حضرت امام حسینؓ کی عزت نہ کرے وہ مردہ ہے اور روحانی طور پر ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14۔اپریل 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:۔ 14۔اپریل 2000ء۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور عربی، انگلش، بنگالی، جرمن، بوسنین اور ترکی زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے جن میں آپ نے فرمایا ہے کہ ہم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راست باز اور متقی سمجھتے ہیں۔میں لوگوں کی نکتہ چینیوں کا فکر کروں یا اللہ کے کلام کا۔مجھے دنیا کی کوئی پرواہ نہیں۔میں اللہ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔چاہے کل کائنات میری دشمن ہو جائے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا مسیح علیہ السلام خدام دین میں سے تھے۔خدا کا پیارا مسیح جو رسول ہے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت نہ کرے وہ مردہ ہے۔ان کی گستاخی کے بعد روحانی طور پر کوئی ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہم اس بات کے لئے بھی خدا کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا راست باز نبی جانیں ان کی نبوت پر ایمان لائیں وہ بزرگ نبی تھا۔خدا کا پیارا اور خدا کا برگزیدہ تھا۔وہ دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب تھا جناب الٰہی کا مقرب تھا کروڑہا اس کی نصیحتوں پر کاربند ہو کر جہنم سے نجات پائیں گے ہم حضرت مسیحؑ پر نہایت نیک عقیدہ رکھتے ہیں۔وہ خدا کے سچے اور پیارے نبی تھے۔وہ ان کاملوں میں سے ہیں جو تھوڑے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بعض یورپی مصنفین کے خیالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کا کہنا ہے کہ جماعت احمدیہ امن پسند جماعت ہے اور مسیحیوں کو کھینچ لانے کے لئے زوردار مہم چلا رہی ہے۔حضرت صاحب نے فرمایا اب تو بڑی بڑی حکومتیں تک جماعت احمدیہ سے لرزہ براندام ہیں۔جماعت اب تو ماشاء اللہ ٹی وی کے ذریعے سب دنیا کو دین حق کی حقیقت سے آگاہ کر رہی ہے۔1934ء میں شائع ہونے والے ترجمہ قرآن شریف کے دیباچہ میں درج ہے مولوی غلام احمد قادیانی نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا احمدیت کا غلبہ بڑھتا جا رہا ہے۔آئندہ سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ کیا کیا ہوتا ہے۔

آپ نے یہ شعر پڑھا

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا　　آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

والدین اور طلباء متوجہ ہوں!

○ ایسے طلباء جو امتحانات کے بعد کچھ عرصہ کے لئے فارغ ہونے والے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ فراغت کے ان ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہو کر خدمت دین کا موقع حاصل کریں۔اس نیک مقصد کے لئے والدین کو بھی اپنے بچوں کو ترغیب دلانی چاہئے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اس سلسلہ میں ایک ارشاد قارئین کے لئے قابل توجہ ہے حضور فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 12۔فروری 1977ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے حق میں سب سے اچھا ہو

خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 21 جنوری 2000ء بمطابق 21 صلح 1379 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 229 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اور ان عورتوں کا دستور کے مطابق مردوں پر اتنا ہی حق ہے جتنا مردوں کا ان پر ہے حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

آج جو خطبات کا سلسلہ شروع کرنے لگا ہوں اس کا تعلق حقوق سے ہے۔ خاوند کے بیوی پر، بیوی کے خاوند پر، بچوں کے باپ پر، باپ کے بچوں پر۔ غرضیکہ حقوق کے تعلق میں آئندہ چند خطبات ہوں گے۔ جب بھی میں کبھی مردوں کو یاد کراتا ہوں کہ ان کو اپنی بیویوں کے حق ادا کرنے چاہئیں تو کئی احتجاج کرتے ہیں کہ بیویوں کو بھی تو توجہ دلائیں۔ بیویوں کو توجہ دلاتا ہوں تو وہ کہتی ہیں کہ مردوں کو بھی توجہ دلائیں۔ یہ آپس کی بحث جاری رہتی ہے۔ تو میں نے کہا ان دونوں کو باری باری حقوق کی طرف توجہ دلاؤں گا تاکہ ایک کو دوسرے یا دونوں کو مجھ سے شکوہ کا حق باقی نہ رہے۔

سب سے پہلے میں چند احادیث نبوی آپ کی خدمت میں اپنی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ احادیث نبوی کے لفظ کے ساتھ ایک تھوڑا سا تردد ہوا تھا، آنحضورؐ کے فرمان ہیں جو آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یہ سنن الترمذی کتاب المناقب سے حدیث لی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے حق میں سب سے اچھا ہے۔ اور میں اپنے اہل کے حق میں تم سب سے اچھا ہوں۔**

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا، آپؐ ہی بہتر جانتے تھے کہ اہل کے حق میں اچھا ہونے سے کیا مراد ہے اور آپؐ نے اپنے آپ کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ پس جو بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور آپؐ کے نمونے پر چلنا چاہتا ہے اس کو اپنے اہل و عیال کے حق اس طرح ادا کرنے چاہئیں جیسے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ترمذی کتاب النکاح سے یہ حدیث لی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتے ہیں۔** (سنن الترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ علیٰ زوجھا)

اخلاق سے بعض مرد یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ باہر کی دنیا میں اخلاق سے پیش آؤ تو یہی مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ہرگز یہ مراد نہیں۔ بلکہ فرمایا گھر میں بھی اخلاق ہونے چاہئیں۔ جبکہ باہر کے لوگوں کے سامنے تو تصنع بھی ہو جاتا ہے مگر گھر میں تصنع نہیں چلتا اس لئے اپنی بیوی سے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق سے پیش آؤ تب تم سچے مومن کہلاؤ گے۔

ایک حدیث سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تو عارضی ٹھکانہ ہے۔ دنیا کے عارضی سامانوں میں نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان افضل نہیں۔ (سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب فضل النساء) بہت ہی عارفانہ کلام، بہت ہی گہری بات ہے۔ **نیک عورت جس کو میسر آجائے اس سے بہتر اور اس کا دنیا میں جو عارضی ٹھکانہ ہے اس سے بہتر نہیں چل سکتا کہ گھر میں کوئی نیک عورت ہو۔ فرمایا عارضی سامانوں میں نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان افضل نہیں۔**

نسائی سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث لی گئی ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقۂ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو، مرد جس کام کے کرنے کے لئے کہے اسے بجا لائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اس سے بچے۔ (سنن نسائی کتاب النکاح)

پھر مسلم کتاب النکاح سے یہ حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ اگر اسے اس کی ایک بات ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہوتی ہے۔** (مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء) یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص صرف برائیوں کا مرقع ہو۔ اچھی چیز پر نظر ڈالنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور جو نسبتاً تکلیف دینے والی چیزیں ہیں ان کو جہاں تک ہو سکے نظرانداز کرنا چاہئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ ایک دفعہ گزر رہے تھے تو ایک گدھا مرا ہوا تھا جس کا پیٹ پھولا ہوا تھا۔ لوگوں نے، جو ساتھی تھے اس کے متعلق باتیں کرنی شروع کر دیں کہ یہ خرابی ہے، یہ خرابی ہے، یہ خرابی ہے تو اس کے غالباً دانت تھے جہاں تک مجھے یاد ہے بہت خوبصورت چمک رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دانتوں کی طرف بھی تو دیکھو کہ کیسے چمک رہے ہیں۔ پس یہ وہ چیز ہے جو مردوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے معاملے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ بیویوں میں کوئی نقص ہوں یا نہ ہوں، ان کو نظر آرہے ہوں، فرضی ہوں یا حقیقی ہوں مگر ان میں خوبیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ اس لئے خوبیوں پر نگاہ رکھتے ہوئے جو کمزوریاں ہیں ان سے درگزر کرنا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بخاری میں درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ کج حصہ اس کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر تم اسے اس کے حال پر ہی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ اسی روایت کو بعض اور الفاظ میں یوں بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک اور روایت ہے عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے لیکن اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھا لو گے۔ (صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق عورت آدم کی پسلی سے پیدا نہیں کی گئی بلکہ آدم کی پیدائش کے ساتھ ہی پہلے بھی موجود تھی۔ تو یہ محاورے ہوتے ہیں جن کے معنے سمجھنے چاہئیں۔ پسلیوں میں ایک کجی بھی ہے لیکن اس کی کجی کی وجہ سے چھاتی کے اندر جو کمزوریاں ہوں یا جو بہترین جگہ جس کی حفاظت کرنی چاہئے وہ ہوں ان کو پسلی ڈھانپتی ہے۔ عورت بھی اسی طرح اپنے مرد کے لئے بہت سی چیزوں کے ڈھانپنے کا موجب بن جایا کرتی ہے اور حفاظت کرتی ہے اس کی۔ پس یہ مضمون ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے سے مراد کیا ہے۔ اس پسلی کو اگر سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی مگر اگر اس کی کجی میں ہی اس کے حسن و ادا پر غور کرو گے تو پتہ چلے گا کہ عورت میں جو ہلکی سی کجی سی پائی جاتی ہے وہی اس کی حسن ادا ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ اور زیادہ پیاری ہو جاتی ہے۔ تو عورتوں کے نخرے کرنے کی بعض دفعہ ہلکی سی عادت ہوتی ہے ان کو برداشت کرنا چاہئے کیونکہ ان نخروں میں ہی ان کا حسن ہے، جب حسن آتا ہے تو نخرے آ ہی جاتے ہیں ساتھ۔ تو اس لئے یہ مضامین ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں سمجھائے ہیں کہ عورت کو اس طرح سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو کہ وہ ٹوٹ کے رہ جائے۔ اس کے ٹیڑھے پن میں ایک حسن ہے اس سے لطف اندوز ہو اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھا کرو۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ ابو داؤد سے حدیث لی گئی ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہم میں سے کسی کی بیوی کا حق اس کے خاوند پر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تو کھاتا ہے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنتا ہے یا فرمایا جب تو کمائے تو اس کو بھی پہنا اور چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو برا بھلا کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔ (سنن ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأۃ علیٰ زوجھا)

اس میں بھی حسن معاشرت کے بہترین اصول بیان فرما دیئے گئے ہیں بعض مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ جو کماتے ہیں وہ باہر ہی کھاتے پیتے اڑا دیتے ہیں اور بیوی کو تنگ کرتے ہیں تو یہ ناجائز حرکت ہے۔ جو کماؤ اس کے مطابق ہی بیوی کو دیا کرو اور باہر پھر کر کھانا کھانے کی عادت اچھی بات نہیں ہے سوائے اس کے کہ اگر ہو سکتا ہو تو بیوی کو بھی ساتھ لے کے جاؤ۔ یہ جو حرکت کرتے ہیں لوگ کہ خود باہر دوسروں کے ساتھ عیش کرتے پھرتے ہیں اور گھر میں بیوی اور بچوں کے لئے صرف دال روٹی کا سامان مہیا کر دیتے ہیں یہ جائز حرکت نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک کنجوس کے متعلق آتا ہے کہ وہ اس طرح ہی کیا کرتا تھا، بیوی کو تنگ کرتا تھا اور کبھی ساتھ لے کر باہر نہیں جاتا تھا۔ بیوی نے ایک دن کہا کہ آپ آج بڑے تیار ہو رہے ہیں کیا بات ہے۔ اس نے کہا میں آج باہر کھانا کھا رہا ہوں۔ تو اس نے کہا میں بھی تو ہوں۔ اس نے کہا آپ بھی ساتھ جائیں گی، فکر نہ کریں ہم باہر کھانا کھائیں گے۔ باہر گئے تو صحن میں کہا کرسیاں لگا دو یہیں کھانا کھائیں گے۔ تو باہر سے مراد وہ صحن تھا۔ تو ایسے ایسے لوگ، تمسخر ہیں عورتوں سے۔ ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں تک ممکن ہو ساتھ لے جانا چاہئے اور میرا اپنا بھی ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ جب بھی کبھی توفیق ملے باہر جا کے کھانا وانا کھانے کی تو بیوی بچوں کو ضرور ساتھ لے کے جاتا ہوں۔ یہی اسوہ ہے جس کی طرف آنحضرت ﷺ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

پھر یہ جو فرمایا بعض دفعہ غصے سے ایک انسان تھوڑا سا مار بھی دیتا ہے اور اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں بعض لوگ بد مزاجی کی وجہ سے بھی مار دیتے ہیں مگر بعض تنگ آجاتے ہیں بعض حرکتوں کی وجہ سے۔ یہ الگ مضمون ہے جس کی تفصیل میں بعض دوسرے خطبات میں بیان کر چکا ہوں مگر ایسی صورت میں یہ بہت باریک حکم ہے۔ چہرے پر نہ مار اور برا بھلا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار کر مگر گھر کے اندر۔ مراد یہ ہے کہ جب یہ باہر نکلیں تو بظاہر تو یہ منافقت ہے لیکن یہ بڑا ضروری ہے کہ لوگوں کو نہ پتہ چلے کہ خاوند بیوی سے ناراض ہے اور بیوی کی عزت رہ جائے۔ تو یہ منافقت نہیں ہے۔ بلکہ بیوی کی دلداری کی خاطر یہ حکم دیا گیا ہے کہ باہر ساتھ لے کر جاؤ اور پھر اس سے بات نہ کرو، بولو نہیں، تو ساری دنیا میں مشہور ہو جائے گا کہ پتہ نہیں کیوں یہ اپنی بیوی سے ناراض ہے۔ اس لئے اس نصیحت پر بھی بڑی باقاعدگی سے کاربند ہونا چاہئے۔

ایک حدیث ابو داؤد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔ اگر وہ اٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تا کہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ بعضوں کی بیویاں زیادہ نمازی ہوتی ہیں، بعضوں کے خاوند زیادہ نمازی ہوتے ہیں تو دونوں کے لئے یہ نصیحت کر دی گئی ہے کہ اگر اٹھانا ہے نیک کام کے لئے تو سختی نہیں کرنی پانی کا چھینٹا دو چہرہ پر، اس سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ طریق اختیار کرو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا اور اگر اس نے اٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تا کہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔ بچپن میں میری نیند بھی بہت سخت ہوا کرتی تھی۔ ہمارے موذن جو زندہ ہیں، آج کل جرمنی میں ہوتے ہیں عطا محمد صاحب، ان کو حکم یہ تھا کہ مجھے گود میں اٹھا کے بیت کی ٹوٹی کے نیچے ڈال دیں اور وہ باقاعدہ اوپر ٹوٹی کھول دیا کرتے تھے۔ تو بہرحال یہ مختلف نیند کی حالت ہوتی ہے مگر بڑی عمر میں پھر چھینٹے ہی کافی ہوتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے اونٹنی پر حضرت صفیہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ ابو طلحہؓ حضور ﷺ کو سہارا دینے کے لئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہؓ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہؓ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔ حضورؐ اور حضرت صفیہؓ اس پر سوار ہو گئے۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک سفر میں جا رہے تھے اور ایک سیاہ رنگ کا غلام جس کا نام انجشہ تھا حُدی خوانی کر رہا تھا جس کی وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگتے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے انجشہ ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حُدی خوانی کرو تا کہ اونٹ تیز نہ چلیں کیونکہ اونٹوں پر شیشے اور آبگینے ہیں۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فی رحمۃ النبی للنساء)

تو یہ محاورہ جو آج کل بہت رائج ہے۔ "Glass with Care Glass with Care" یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا محاورہ تھا اور آپؐ نے عورتوں کی نزاکت کے تعلق میں بیان فرمایا تھا کہ عورتیں آبگینے کی طرح ہوتی ہیں ان کے دلوں کا بھی خیال کرو کہ وہ آبگینے ٹوٹیں نہ اور ان کے بدنوں کا خیال کرو اور ان سے رحم اور شفقت کا سلوک کیا کرو۔

ابو داؤد کتاب النکاح میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تا کہ میں کثرت افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کر سکوں۔ (سنن ابو داؤد کتاب النکاح باب تزویج الابکار)

اب جو دنیا کی شہنشاہ قومیں ہیں ان کا اپنے لئے تو یہ اصول ہے کہ بکثرت بچے پیدا کرنے لگ گئے ہیں اور غریب ملکوں کو کہتے ہیں

کہ تم غریب ہو جاؤ گے بچے پیدا نہ کرو۔ مگر (آپ) کو آنحضرت ﷺ کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے۔ غریب ملکوں کی غربت کا علاج زیادہ بچے ہیں کیونکہ وہ بچے ماں باپ کا سہارا بنتے ہیں اور محنت میں ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ان جدید نظریات کو قطع نظر کرکے جو منافقانہ ہیں آپ کو آنحضرت ﷺ کی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کثرت سے بچے پیدا ہوں

ایک دفعہ اسماءؓ بنت یزید انصاری آنحضرتؐ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضورؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ میں عورتوں کی طرف سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عورتوں اور مردوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت' جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں' نماز جنازہ پڑھتے ہیں' حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج' عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں' آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اسماء کی یہ باتیں سن کر صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرف مڑ کر دیکھا اور انہیں مخاطب کرکے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ یعنی حضرت اسماءؓ نے جس طرح وکالت کی ہے عورتوں کی آنحضور ﷺ نے اس کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ! ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپؐ اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو ان کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ص 399 الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ص 726)

اس سلسلے میں جو ذکر ہے کہ نماز پر جاتے ہو' جمعہ پہ' ہم نہیں جاتے تو یہ حصہ ایک الگ معاملہ ہے۔ جہاں تک ثواب کا تعلق ہے اگر مرد کے گھر کی دیکھ بھال کی وجہ سے عورت باہر نہ جا سکے تو اس کو اتنی ہی جزا ملے گی جتنی مرد کو دنیا میں نیک کاموں پر اور جہاد وغیرہ میں ملتی ہے۔ مگر یہ مراد نہیں ہے کہ عورتوں کے لئے (بیوت) حرام ہیں اور ان کو (بیت) سے روکا گیا ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو اجازت تھی کہ پچھلے حصہ میں صف بناتی تھیں اور باقاعدہ نمازوں میں شریک ہو جایا کرتی تھیں۔ صبح کی نماز میں خاص طور پر اور عشاء کی نماز میں بڑی کثرت سے اس کی گواہی ملتی ہے۔ پس عورتوں کو نمازوں میں شرکت سے نہیں روکنا چاہیئے کہ تمہیں ثواب مل جائے گا' تم بیٹھی رہو۔ جہاں تک توفیق ہو عورتوں کو بھی جمعہ پڑھنے میں لے جایا کریں' بچوں کو بھی اور روزمرہ کی نمازوں میں جب وہ شریک ہو سکتی ہیں صبح اور خاص طور پر عشاء کی نماز میں اس میں ان کو ضرور شریک ہونے کی اجازت ہونی چاہیئے بلکہ حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ اے اللہ کے رسول میری ایک سوتن ہے' اگر میں جھوٹے طور پر اس کے سامنے یہ ظاہر کروں کہ خاوند مجھے یہ چیزیں دیتا ہے حالانکہ اس نے مجھے نہ دی ہوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے۔ ایک سوتن کو چڑانے کی جو عادت ہے یہ ظاہر کر رہی ہے اصل میں کہ اس بے چاری کو پہلے تو سوتن آئی ہوئی ہے پھر اوپر سے یہ چڑا رہی ہے کہ مجھے تو یہ چیزیں دیتا ہے پھر وہ خاوند سے لڑے گی کہ تم اس کو تو یہ دیتے ہو اور مجھے یہ چیزیں نہیں دیتے تو یہ نہایت ہی ناپسندیدہ بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ ملنے والی چیزوں کا جھوٹے طور پر اظہار کرنے والا ایسا ہی ہے گویا اس نے جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ (بخاری کتاب النکاح) اور یہ بہت ہی پیاری مثال ہے جو حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔ جھوٹے کپڑے سے مراد یہ ہے کہ جو تن بدن کو ننگا کر دیتے ہیں۔ ایک بادشاہ کے متعلق روایت ہے کہ اس کو دھوکہ دیا گیا تھا کہ جس چیز سے اس کے کپڑے کاٹے جا رہے ہیں وہ چیز جو ہے وہ بہت خوبصورت ہے لیکن جو پہنتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں ننگا ہوں حالانکہ ننگا نہیں ہوتا اور اس بے چارے کا جلوس نکلا شہر میں اور بہت شور پڑا۔ آخر ایک بچے کے منہ سے سچی بات نکل گئی۔ اس نے شور مچا دیا بادشاہ ننگا' بادشاہ ننگا۔ تو یہ جو حدیث ہے اسی بات کی یاد کرا رہی ہے کہ جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اندر سے تم ننگی ہو رہی ہو' تمہارا گند ظاہر ہو رہا ہے' تمہارا جھوٹ ظاہر ہو رہا ہے اس لئے اس سے استغفار اور توبہ کرو۔

اب ان حدیثوں کے بعد میں حضرت مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات ہمیشہ قرآن اور احادیث پر ہی مبنی ہوتے ہیں' کوئی نئی بات نہیں ہوتی مگر آپ کا بھی ایک انداز بیان ہے اس کو اگر آپ کے الفاظ میں بیان کیا جائے تو دلوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔

آپ (-) فرماتے ہیں "عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے (-) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں' حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کا حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (-) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم ص 417' 418)

یہ جو پاؤں کی جوتی والا معاملہ ہے یہ خاص طور پر ہمارے گندے معاشرے میں' پنجاب میں تو کئی طرح پایا جاتا ہے۔ اس کا ذکر بھی غالباً حضرت مسیح موعود (-) آگے چل کر کریں گے۔

فرماتے ہیں "یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں' نہیں۔ ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (-) تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدو کوب کرے۔" (ملفوظات جلد دوم ص 147)

پھر فرماتے ہیں "عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے کیونکہ مردوں پر اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا گیا ہے اور مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کی خبرگیری کرو۔ اس کا تمام کھانا' کپڑا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔" دنیا میں جو کئی بددیانتیاں پھیلی ہوئی ہیں اس کے متعلق بھی حضرت اقدس مسیح موعود (-) یہ بات بیان فرما رہے ہیں کہ رشوت خوری اور بہت سی چیزیں اور کھوٹ ملانا وغیرہ یہ

ساری چیزیں گھر کی خاطر انسان کرتا ہے۔ بعض لوگ اپنی ذات کی خاطر بھی کرتے ہیں مگر ایک بڑا حصہ ان کا ایسا ہے جو گھر میں اپنے اہل و عیال کی خاطر یہ سارے کام کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود(۔) بددیانتی کو بددیانتی ہی کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اس وجہ سے وہ معاف ہو جائے گا کہ اس نے گھر کی خاطر بددیانتی کی ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ بات تو عورتوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ ان کی خاطر کیا جاتا ہے جو کچھ ہے اور ان کو جواب میں اسی قسم کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔

فرماتے ہیں "دیکھو موچی ایک جوتی میں بددیانتی سے کچھ کا کچھ بھر دیتا ہے صرف اس لئے کہ اس سے کچھ بچ رہے تو جورو بچوں کا پیٹ پالوں۔ سپاہی لڑائی میں سر کٹاتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح جورو بچوں کا گزارا ہو۔ بڑے بڑے عہدیدار رشوت کے الزام میں پکڑے ہوئے دیکھے جاتے ہیں وہ کیا ہوتا ہے؟ عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ مجھ کو زیور چاہئے کپڑا چاہئے۔ مجبوراً بیچارے کو کرنا پڑتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسی طرزوں سے رزق کمانا منع فرمایا ہے۔ یہاں تک عورتوں کے حقوق ہیں کہ جب مرد کو کہا گیا ہے کہ ان کو طلاق دو تو مہر کے علاوہ ان کو کچھ اور بھی دو۔ کیونکہ اس وقت تمہاری ہمیشہ کے لئے اس سے جدائی لازم ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔" (ملفوظات جلد پنجم ص305 جدید ایڈیشن) نہ یہ کہ بہانے بنا کر ان کے زیورات سنبھال لو' ان کی چیزیں اپنے پاس رکھی ہوئی ہوں اور ان پر قبضہ کرو۔ ایسی شکایتیں بہت کثرت سے آتی ہیں اور ہماری قضا میں ایسے معاملات بہت چلتے رہتے ہیں۔ یہ بہت ناجائز حرکت ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتا۔ آنحضرت ﷺ تو فرما رہے ہیں طلاق دو تو جو مہر مقرر ہے اس کے علاوہ بھی دو کیونکہ اب ہمیشہ کی جدائی ہے۔ اس خیال سے کہ تم نے بہت تسکین اٹھائی ہے کسی پہلو سے' کم سے کم بعض پہلوؤں سے تم نے ضرور تسکین اٹھائی ہے تو اب جدا ہونے والی ہے تو اس کو خوش کر کے گھر سے رخصت کرو۔

پھر فرماتے ہیں "اسی طرح عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ (۔) مگر اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے' دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر (دین) کے خلاف کرتی ہیں۔" یہ عام طور پر فیشن ایبل لوگوں میں اور افسروں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی بیوی سج دھج کر باہر نکلے' غیروں سے ملے تو ان کی بھی اس میں عزت افزائی ہے۔ یہ بالکل ناجائز حرکت ہے اور اس سے بے حیائی پھیلتی ہے۔ اس لئے ان کی رسی ڈھیلی نہیں چھوڑنی چاہئے۔ ان معنوں میں کہ ان کو خلیع الرسن کر دیا جائے۔

"اور وہ کھلے طور پر (دین) کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا اور کنیزوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ وہ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی' دوسری پہن لی۔ یہ بڑی ہی خطرناک بات ہے اور (دین) کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ ﷺ ساری باتوں میں کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی دیکھو کہ آپ عورتوں سے کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے۔ باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک وہ اجازت نہ دے۔

یہ آنحضرت ﷺ کا معاشرہ تھا جو آپ نے قرآن کو سمجھ کر جو آپ پر نازل ہوا اس کے مطابق یہ رنگ اختیار کئے۔ اور جہاں تک جوتی کا تعلق ہے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ معاشرہ ہمارے خاص پنجاب میں پایا جاتا ہے کہ وہ کہتے ہیں عورت کو جوتی سمجھو اور کیا فرق پڑتا ہے ایک جوتی اتاری دوسری پہن لی' نئی خرید لی۔ تو یہ نہایت ہی بیہودہ طرز ہے بلکہ علم تعبیر میں بھی یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ جب دیکھے جوتی کا نقصان ہوا ہے تو مراد بیوی کو نقصان ہے تو یہ غلط رسموں نے غلط تعبیروں کی طرف بھی مائل کر دیا۔ کئی مطالب ہو سکتے ہیں جوتی کے نقصان کے اور اگر ممکن ہو بھی ایسی بات ہو تو یہ تعبیر درست نکلے تو ایسا بھی ہو جاتا ہے بعض دفعہ کہ جوتی دیکھو تو بیوی مراد ہوتی ہے مگر غلط رسموں کے نتیجے میں یہ تعبیر بنی ہے اور اس کو نظرانداز کرنا چاہئے۔

بیوی بہت معزز ہے اس کے پاؤں کے نیچے تو جنت رکھی گئی ہے تو اس کو کیسے آپ جوتی سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ وہ تو ایسی جوتی ہے جس کے نیچے جنت رکھ دی گئی ہے۔ پس اس کے لئے خیال کیا کریں اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو اپنائیں۔ آپ گھر میں کیسا پیارا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں۔ "بعض اوقات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑے بھی ہیں۔" اب کوئی سوچ سکتا ہے آج کل کے زمانے میں کہ اس طرح بیویوں کے ساتھ دوڑ لگائے۔ مگر آنحضور ﷺ بہت سادہ اور بے تکلف تھے۔ عورتوں کے حقوق قائم کرنے میں آپ نے کبھی دنیا کی شرم نہیں کی۔ "ایک مرتبہ آپ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے۔" تاکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں۔ اب یہاں حضرت مسیح موعود(۔) نے جو بات کی ہے کہ خود نرم ہو گئے۔ آپ جانتے تھے ناممکن تھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے حضرت عائشہؓ آگے نکل جاتیں مگر بیوی سے حسن سلوک کی خاطر آپ پہلے چونکہ آگے نکلے تھے دل پہ نرمی اختیار کرتے ہوئے تاکہ اس کی دل شکنی نہ ہو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آگے نکلنے دیا۔

پھر فرماتے ہیں "ایک بار کچھ حبشی آئے جو تماشا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا تماشا دکھایا۔" اور تفصیلی روایت میں یہ آتا ہے کہ وہ حبشی مسجد میں کھیل دکھا رہے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت ﷺ کے پیچھے آپ کے کندھے سے باہر سر رکھ کر ان کا تماشا دیکھ رہی تھیں۔ "پھر حضرت عمرؓ جب آئے تو وہ حبشی ان کو دیکھ کر بھاگ گئے۔" (ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن ص387'388) پتہ تھا کہ یہ سخت مزاج ہیں تو وہ دوڑ پڑے وہاں سے۔ مگر آنحضرت ﷺ کی طبیعت بہت نرم تھی اور آپ یہ شفقت کیا کرتے تھے اور مسجد نبوی میں یہ تماشا بھی دکھایا جا رہا تھا۔ تو جب ضرورت پڑے مسجد میں دوسرے کاموں کی' وہ بھی کر لئے جایا کرتے تھے وہ غیر شرعی نہیں ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں "فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے در حقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔" (ملفوظات جلد دوم ص1)

پھر اپنا ایک ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص2)

حضرت مسیح موعود(-) کو ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب(-) کے متعلق الہام ہوا جس سے پتہ چلا کہ وہ اپنی بیوی سے بعض معاملات میں سختی کرتے تھے تو الہام یہ تھا یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے (احمدیوں) کے لیڈر عبدالکریم کو ...... اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں کہ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ در حقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے کہ (-) یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص 37 حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ (-) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ سو اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔" (ملفوظات جلد 5 ص 456) یہاں اکثر کثیر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی بہت سے فتنے اولاد کی وجہ سے اور بہت سے فتنے بیوی کی وجہ سے پڑ جاتے ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود(-) کا سلوک اپنے گھر میں کیا تھا اور کتنا نرمی اور رأفت کا سلوک تھا اس کے متعلق حضرت (اماں جان) بیان کرتی ہیں کہ "میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود(-) گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ وہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں اتنے میں حضرت صاحب آ گئے۔ میرے چہرے کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں، میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔" حضرت (اماں جان) فرماتی ہیں کہ "حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا۔" (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حصہ اول از شیخ محمود احمد عرفانی ص 317، 318)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب(-) کی روایت کہ "حضرت مسیح موعود(-) حضرت (اماں جان) کا اس قدر اکرام و اعزاز کیا کرتے تھے اور آپ کی خاطرداری اس قدر ملحوظ رکھتے تھے کہ عورتوں میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ جب میں لاہور میں ملازم تھا۔ 1897ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے لاہور کا ایک معزز خاندان قادیان آیا۔ ان میں سے بعض نے بیعت کی اور سب حسن عقیدت کے ساتھ واپس گئے۔ واپسی پر اس خاندان کی ایک بڑھیا نے ایک مجلس میں ذکر کیا کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کی کس قدر خاطر اور خدمت کرتے ہیں۔ اتفاقاً اس مجلس میں ایک پرانے طرز کے صوفی بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ وہ فرمانے لگے کہ ہر سالک کا ایک معشوق مجازی بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کا معشوق (مجازی) ان کی بیوی ہے۔ یہ خیال تو ان صوفی بزرگ کا تھا مگر اصل بات یہ ہے کہ حضرت (اماں جان) کا احترام ان خوبیوں اور نیکیوں کے سبب سے تھا جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے باعث تھا جو ہمیشہ ان پر ہوتے رہے۔" (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حصہ اول از شیخ محمود احمد عرفانی ص 324، 325)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود(-) کا یہ خط جو نواب محمد علی صاحب کے نام ہے وہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی جب پہلی بیوی فوت ہوئیں تو اس پر حضرت مسیح موعود(-) نے جو ان کو تعزیت کا خط لکھا، لکھتے ہیں "در حقیقت اگرچہ بیٹے بھی پیارے ہوتے ہیں اور بھائی بہنیں بھی عزیز ہوتی ہیں لیکن میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جن کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ میاں بیوی ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس محبت اور باہم انس پکڑنے کے زمانے کو یاد کر کے کون دل ہے جو پر آب نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتے باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ اس تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔" (سیرت مسیح موعود مصنفہ عرفانی کبیر حصہ دوم ص 210)

یہ آخری اقتباس ہے ملفوظات سے لیا گیا۔ "خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔ پھر اس کے دو حصے کئے ہیں یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال اور اسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سسر کی خدمت اور اطاعت۔ پس کیا بد قسمت ہے جو ان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق عباد اور حقوق اللہ دونوں کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے"

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن ص 180)

(الفضل انٹرنیشنل لندن 3 مارچ 2000ء)

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses In Beautiful Designs
Available In The Shape Of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590 .06,
Fax: (042) 7594111, Email: qaddan@brain.net.pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86 - علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
Name Plates, Stickers, Monograms, Shields
& all type of required Screen Printing
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk @ yahoo.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت
سلور لنک پرنٹرز
ہائی کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی، فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہو گا۔
343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور نزد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون / فیکس: 92-42-6369887

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس پٹہ کمانی

سپیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر بکس، پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
نیز
سوزوکی جینوئن پارٹس
میاں بھائی
15 - منٹگمری روڈ، لاہور
فون نمبر (042) 3613373 - 6313372 - 6374740

الفضل میگزین

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات میں ایک طفل کا سوال۔

سوال: ہماری عمر کے بچوں کے لئے دعوت الی اللہ کا سب سے اچھا ذریعہ کیا ہے؟

جواب: سب سے اچھا ذریعہ تو یہ ہے کہ اچھے بچے بن کے دکھاؤ۔ تم اگر اچھے بچے ہو گے اچھا نمونہ ظاہر کرو گے تو دوسرے جو اچھے بچے ہیں وہ خود بخود تمہاری طرف کھینچے جائیں گے۔

ایک ہی قسم کے خیال کے جو بچے ہوتے ہیں نیک بچے ان کے ارد گرد غیر بچوں میں سے بھی جو نیک ہو وہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور جو شرارتی بچے ہوں ان کے گرد شرارتی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو تم اپنے عمل کی وجہ سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچو۔

(روزنامہ الفضل 23 فروری 2000ء)

خلاء۔ سائنسی تحقیق یا جاسوسی

ڈیڑھ دو سو سال قبل خلاء کی لامحدود پہنائیوں تک انسان کی رسائی ممکن نہیں تھی۔ یہی خلاء آج دنیا بھر کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ یہ صرف سائنسی اور خلائی تحقیق کا "میدان" ہی نہیں ہے بلکہ جاسوسی کا مرکز بھی ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں امریکہ، برطانیہ اور یورپ نے اپنے جتنے سیارے خلاء میں بھیجے ہیں ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ربع صدی پہلے کبھی کبھار کوئی راکٹ کسی خلائی سیارے کو لے کر خلاء کی طرف روانہ ہوتا تھا۔ آج ہر دوسرے مہینے کوئی نہ کوئی راکٹ خلاء کی طرف بلند ہوتا ہے۔ خلائی سیاروں کے اس سلسلے میں زیادہ تیزی 20 دسمبر 1996ء کو آئی جب 20 منزلہ عمارت جتنا بلند ٹیٹان راکٹ کیلیفورنیا کے ائر فورس بیس سے ایک خلائی سیارے کو لے کر روانہ ہوا۔ اس خلائی راکٹ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس پر 80 کروڑ ڈالر کی لاگت آئی۔ اس طیارے کی مدت صرف 5 سال ہے۔ یعنی یہ 2001ء میں کام کرنا چھوڑ دے گا۔ اس خلائی سیارے کا اصل مقصد خلاء میں رہ کر امریکہ کے لئے جاسوسی کرنا ہے۔ اس وقت بھی خلاء میں امریکہ کے 20 سے زائد مصنوعی سیارے گردش کر رہے ہیں۔ جن کی دیکھ بھال پر ایک ارب ڈالر سالانہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ان میں بیشتر سیارے سائنسی تحقیق کے فرائض بھی سر انجام دے رہے ہیں۔

دل اور اس کی بیماری

انسانی جسم میں دل کا خصوصی کام مختلف اعضاء کو غذائی توانائی اور آکسیجن کی فراہمی ہے اور اسی پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے۔ یہ غذائیں دل کی شریانیں، جسم کے مختلف اعضاء کو پہنچاتی ہیں۔ دل میں تین اہم شریانیں ہوتی ہیں، اگر ان تینوں شریانوں میں سے کسی میں بھی چربی کی تہیں پیدا ہو جائیں یا انجانی ضرب سے ان پر ضرب آجائے تو وہاں مادہ لوتھڑے کی شکل اختیار کر کے جمع ہو کر پھنس جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اچانک دل کے اس حساس حصے میں خون اور آکسیجن کی رسائی پوری نہ ملنے سے ایک زخم رونما ہو کر دل کے دورے کا باعث بن جاتا ہے۔

اچانک سینے میں درد اور سانس پھولنے، پسینہ یا الٹی کی وجہ سے جسم ٹھنڈا ہو جانے جیسی علامات کے پیش نظر ہی مریض ہسپتال کا رخ کرتے ہیں جبکہ 35% مریض دل کے دورے سے کچھ دن پہلے سینے میں ہلکا درد، بوجھ، وزن، گھبراہٹ (جو چلنے یا کام کرنے سے بڑھتی ہے) محسوس کرتے ہیں لیکن اگر ECG کرواتے ہیں اور وہ نارمل ہوتا ہے تو وہ اسے گیس کے زمرے میں سمجھتے ہیں اور اس پر خاص توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ مختلف ادویات کا سہارا لیتے ہیں جبکہ پس پردہ وہ مرض کی شدت بڑھا کر دل کے دورے سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ اگر دل کی بیماری کی معمولی سی بھی علامات ظاہر ہوں تو کسی ہارٹ اسپیشلسٹ سے رابطہ کرنا چاہئے۔

"یوم ارض" یا "یوم اہل ارض"

22 اپریل کو پاکستان سمیت پوری دنیا میں "یوم ارض" منایا جائے گا۔ اس دن تمام دنیا میں انفرادی اور اجتماعی طور پر صحت مند ماحول پیدا کرنے کیلئے تجدید عہد کیا جائے گا۔ یہ تحریک امریکہ میں 1970ء میں شروع ہوئی تھی۔ جب ماحولیات اور مختلف تنظیموں نے ہوا، پانی اور زمین پر بڑھتی ہوئی آلودگی کے بارے میں آگاہی کیلئے مہم کا آغاز کیا تھا۔

پوری دنیا میں یوم ارض منانا اور زمین پر بڑھتی ہوئی آلودگی کو کم کرنا بہت اچھا اقدام ہے۔ لیکن کیا کسی کے ذہن میں یہ بات بھی آئی ہے کہ "اہل ارض" پر کیا بیت رہی ہے۔ یہاں کس قسم کی آلودگی پیدا ہو چکی ہے۔ اس معاشرے کو کون کون سی اخلاقی اور روحانی بیماریوں نے گھیر لیا ہے۔ ان بیماریوں کو کس طرح دور کرنا ہے۔ معاشرے کو صحت مند بنانے کیلئے اگر "یوم اہل ارض" منایا جاتا ہے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس دن تمام دنیا میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اہل ارض میں پیدا ہونے والی آلودگی اور مختلف بیماریوں کو دور کیا جائے۔ امیر اور غریب کے فرق کو مٹایا جائے۔ ہر شہری کو آزادانہ ماحول میں زندگی گزارنے کی یقین دہانی کرائی جائے۔ ہر شخص کو بنیادی انسانی حقوق فراہم کئے جائیں۔ اگر انسان اس دن کو کامیابی کے ساتھ منالے اور اس کے تمام مقاصد پورے کرلے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اس کی افادیت یوم ارض سے کہیں زیادہ ہوگی۔

غزل

آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا
جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا

خواب سا دیکھا ہے تعبیر نہ جانے کیا ہو
زندگی بھر کوئی اب خواب ہی دہرائے گا

ٹوٹ جائیں نہ کہیں پیار کے نازک رشتے
وقت ظالم ہے ہر اک موڑ پہ ٹکرائے گا

(جناب عبید اللہ علیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سمندر کی تہہ میں......

آج دنیا کو جن مسائل کا سامنا ہے ان میں ایک بڑا مسئلہ ایندھن اور توانائی کا بھی ہے۔ ماہرین کی طرف سے اکثر یہ وارننگ شائع ہوتی رہتی ہیں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں پٹرول اور گیس کے ذخائر ختم ہو جائیں گے۔ اس امکانی بحران کے پیش نظر دنیا بھر کے سائنس دان ہمیشہ سے کسی ایسے ایندھن کی کھوج میں رہے ہیں جو پٹرول اور گیس کا متبادل ہو سکے۔ ایک طویل عرصہ تک ماہرین کو اس سلسلے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن 4 سال قبل شمالی کیرولینا کے ساحل پر سائنسدانوں کی ایک 43 رکنی ٹیم کو ایک تجربے کے دوران جو کامیابی ہوئی اس نے نہ صرف سائنسدانوں کے حوصلے بلند کر دیئے بلکہ دنیا بھر کے عوام کو یہ نوید بھی سنائی کہ سمندر میں پانی کے نیچے توانائی کے ایسے حیرت انگیز ذخائر پوشیدہ ہیں کہ اگر انسان انہیں استعمال میں لانا شروع کر دے تو یہ صدیوں تک کافی ہو سکتے ہیں۔ اور لوگوں کو ایندھن کے مسئلہ سے بے نیاز کر سکتے ہیں یہ دریافت 1995ء میں ہوئی تھی اور سائنسدانوں نے ایندھن کے اس نئے ذریعے پر مزید تجربات شروع کر دیئے تھے۔ اب 4 سال کے بعد سائنسدانوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ سمندر کی تہہ میں لامحدود ذخائر پوشیدہ ہیں جنہیں استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ ماہرین نے توانائی کی اس نئی قسم کو منجمد ایندھن یعنی (Frozen Fuel) کا نام دیا ہے۔ یہ ذخائر میتھائن گیس پر مشتمل ہیں۔

السر، ایک خطرناک بیماری

اگر معدے یا چھوٹی آنتوں کی ہموار دیواروں پر کوئی دراڑ پڑ جائے تو اسے السر کہتے ہیں۔ السر کے مقامات معدہ، چھوٹی آنت اور کھانے کی نالی کا نچلا حصہ ہیں۔ السر کی وجوہات میں سگریٹ نوشی، پان، تمباکو، شراب نوشی، چائے یا کافی کا استعمال، ذہنی دباؤ اور چند بیماریاں یعنی پھیپھڑے، جگر اور گردوں کی بیماری کے ساتھ بھی السر ہو سکتا ہے۔

السر کی علامات یہ ہیں: پیٹ کے اوپر کے حصے میں درد، جو بعض اوقات پیچھے کی طرف جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ السر اگر معدے میں ہو تو درد کھانے کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اگر چھوٹی آنت میں ہو تو درد خالی پیٹ یا کھانے کے دو تین گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پیٹ میں جلن، بھاری پن، متلی یا الٹی کا ہونا بھی السر کی علامات ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ہر مریض میں یہ ساری علامات نہیں ہوتیں اور ہر وہ درد جو پیٹ کے اوپر کے حصے میں ہوتا ہے السر ہی کا نہیں ہوتا۔ درد کی دوسری وجوہات میں پتے میں پتھری اور جگر کی سوزش وغیرہ شامل ہیں۔

ہسپتالوں میں عموماً مندرجہ بالا علامات کے ساتھ جو مریض آتے ہیں انہیں تفصیلی معائنے کے بعد جگر اور پتے کے الٹرا ساؤنڈ کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اگر الٹرا ساؤنڈ میں جگر یا پتے کی کوئی بیماری نہ ہو تو مریض کی Endoscopy کروائی جاتی ہے۔ اس میں کھانے کی نالی، معدے اور چھوٹی آنت کا تفصیلی معائنہ بہ آسانی ہو سکتا ہے۔ خیال رہے کہ Endoscopy ایک سادہ اور آسان معائنہ ہے۔ اس سے ہرگز ڈرنا نہیں چاہئے اور کوشش کریں کہ تشخیص اور علاج کے لئے پیٹ کی بیماریوں کے ماہرین سے رجوع کریں۔ اپنا علاج کبھی خود کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ذہنی دباؤ کو کم کریں۔ سگریٹ نوشی، تمباکو اور دیگر نشوں سے پرہیز ضروری ہے۔ کبھی کوئی درد کی دوا خالی پیٹ نہ لیں کیونکہ درد کی دوائیں عموماً معدے میں تیزابیت کو بڑھاتی ہیں۔ اور اس طرح کی مہلک بیماریاں لگنے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 17- اپریل- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 23 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
منگل 18- اپریل غروب آفتاب- 6-42
بدھ 19- اپریل طلوع فجر- 4-07
بدھ 19- اپریل طلوع آفتاب 5-33

مسئلہ کشمیر حل ہونے کی امید

امریکی صدر کلنٹن نے امید ظاہر کی ہے کہ مسئلہ کشمیر بہت جلد حل ہو جائے گا۔ سکھوں کو صرف اس لئے قتل کیا گیا کہ میں بھارت کے دورے پر تھا۔ اور کچھ لوگ مسائل کو سامنے لانا چاہتے تھے۔ یہ لوگ اپنی جدوجہد کم نہیں کرنا چاہتے۔ صرف اس مسئلہ کے باعث اکیسویں صدی شروع ہونے کے باوجود برصغیر دنیا کا پسماندہ اور غریب ترین علاقہ ہے مسئلہ کشمیر حل ہونے سے نہ صرف خوشحالی آئے گی بلکہ ایک خطرناک جنگ سے بھی بچاؤ ہو جائے گا۔ امریکی نظریئے کے مطابق کشمیر کے حالات کافی دلچسپ ہیں۔ امریکہ میں باہر سے آئے ہوئے لوگوں میں بھارت اور پاکستان کے لوگ آمدنی اور تعلیم کے لحاظ سے کافی اوپر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علم نہیں کہ سکھوں کے قاتل کون ہیں۔ لیکن کشمیر کی جدوجہد میں سکھوں کو پہلے کبھی نشانہ نہیں بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے دورہ بھارت کا سب سے دردناک واقعہ مقبوضہ کشمیر میں 40 سکھوں کی ہلاکت ہے۔

جمہوری اور فوجی حکومت کے تنازعہ میں نہ پڑیں

امریکہ نے کہا ہے بھارت جمہوری اور فوجی حکومت کے تنازعہ میں پڑے بغیر پاکستان سے مذاکرات کرے۔ یہ بھارت کے مفاد میں ہے کہ وہ پاکستانی حکومت سے مذاکرات کرے۔ ہمارے خیال میں تاخیر مناسب نہیں۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا کہ ہم بھی فوجی حکومت سے مذاکرات کریں گے۔ صدر کلنٹن نے اسلام آباد میں یہی کہا تھا۔ ایک بھارتی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ "مواقع" اور پاکستان کے ساتھ "تشویش" کے باوجود دونوں ممالک سے علیحدہ علیحدہ تعلقات رکھیں گے۔ خفیہ ایجنڈے پر کام نہیں کر رہے۔

مکمل خود مختاری کا مطالبہ

گرینڈ ڈیمو کریٹک الائنس نے حکومت کی طرف سے ضلعی حکومتوں کے قیام اور اس کے حوالے سے نچلی سطح تک اختیارات کی منتقلی کے مجوزہ منصوبہ پر اپنی سفارشات میں ضلعی حکومتوں کو مکمل خود مختاری دینے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ یہ خود مختاری' مالی' انتظامی اور ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں ہونی چاہئے۔ جی ڈی اے نے 24 نکاتی سفارشات میں یہ بھی کہا ہے کہ اضلاع کی آبادی کے تناسب سے کونسلوں کی نشستیں مقرر کی جائیں۔ بلدیاتی انتخابات سے قبل قومی انتخابات کے شیڈول کا اعلان کیا جائے۔

کرپشن کے دانت کھٹے

فوجی مانیٹرنگ ٹیموں نے صرف 5 ماہ میں کرپشن کے دانت کھٹے کر دیئے۔ مانیٹرنگ ٹیموں کے باعث ادارے سیاست سے پاک ہو گئے۔ کارکردگی بہتر ہو گئی اور کام میرٹ پر ہونے لگے۔ زکوٰۃ بیت المال پی ٹی سی ایل اور سمگلنگ کے بارے میں شکایات کا ازالہ کر دیا گیا ہے۔

متناسب نمائندگی کے تحت الیکشن

چیف ایگزیکٹو کے مشیر برائے قومی امور جاوید جبار نے لندن میں کہا کہ حکومت متناسب نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات کرانے پر غور کر رہی ہے۔ 10 فیصد سے کم ووٹ رکھنے والی جماعت کو اسمبلی میں نمائندگی نہ دینے کی تجویز بھی زیر غور ہے۔

جنرل مشرف کی حسنی مبارک سے ملاقات

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف مصر کے دورے پر قاہرہ پہنچے۔ انہوں نے صدر حسنی مبارک سے ملاقات کی اور مصری وزیر اعظم سے مذاکرات کئے۔ دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتے پر بھی دستخط ہوئے۔

نوشہرہ سیکٹر میں جھڑپیں

نوشہرہ سیکٹر میں پاک بھارت افواج کے درمیان جھڑپوں میں ایک بھارتی فوجی ہلاک ہو گیا جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ دونوں اطراف سے فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

فوج کے اشارے پر تحریک چلی

بیگم کلثوم نواز نے الزام لگایا ہے کہ نواز ہٹاؤ تحریک فوج کے اشارے پر چلی۔ اب طاہر القادری کو کوئی گھاس نہیں ڈالتا تو کیا کیا جا سکتا ہے حکمران جتنی چاہیں لابنگ کر لیں۔ سب سے بڑی پارٹی مسلم لیگ ہی ہے۔ ون پلس فور کا مطلب ناتجربہ کار اور نالائق لوگوں کا ٹولہ ہے جنہوں نے ملک کا برا حال کر دیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ فوج تقسیم ہو چکی ہے۔ حکمران آج ملک کو جس "اینڈ پوائنٹ" پر لے گئے ہیں اس سے نواز شریف اور ان کے ساتھی ہی نکال سکتے ہیں۔

ریاض بسرا کی گرفتاری کی کوشش

پاکستان نے افغانستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ریاض بسرا کو گرفتار کر کے پاکستان کے حوالے کرے۔ حساس اداروں نے لشکر جھنگوی کو پنڈی کیمپ کے سانحے کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اس کا سربراہ ریاض بسرا افغانستان میں چھپا ہے۔ اس کی گرفتاری کے لئے پاکستانی پولیس اور رینجرز کے 53 کمانڈوز کی ایک ٹیم افغانستان جائے گی۔ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے اس سلسلے میں اپنے افغانی ہم منصب سے رابطہ کر لیا ہے۔

اسامہ فنڈز فراہم کر رہا ہے

برطانوی اخبار ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ اسامہ بن لادن برطانوی مسلمانوں کو جہاد کے لئے فنڈز فراہم کر رہا ہے۔

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون نمبر 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P.A. C.C.T.V. سسٹم سیکیورٹی سسٹم سیٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5- بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد
فون 051-2650347

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
مٹ چوک کالج روڈ لاہور - فون 042-5151130
پروپرائٹر - ظہیر احمد باجوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 212175

ربوہ میں انٹرنیٹ اور ای میل ٹریننگ نہایت مناسب چارجز پر
ڈپلومہ کورسز شارٹ کورسز - جدید کمپیوٹرز کا نیٹ ورک - انٹرنیٹ - ای میل فری کمپیوٹر ٹائپنگ - کمپیوٹر ہارڈ ویئر فری - طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور کلاسز صبح و شام
میشنل کالج 23- شکور پارک ربوہ
Angels@brain.net.pk Ph. 212034

ربوہ آئی کلینک
سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں
عینک سے نجات بذریعہ لیزر شوگر اور کالا موتیا کا علاج - بھینگے پن کا جدید طریقہ علاج -
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد
ایف آر سی ایس ایڈنبرا - یوکے
دار الصدر غربی ربوہ فون 04524 (211707)

عمر اسٹیٹ ایجنسی پراپرٹی کنسلٹنٹس
9- ہنزہ بلاک - مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

پریپ کلاس میں داخلہ جاری ہے
کڈز وزڈم ہاؤس
دار البرکات ربوہ فون 04524-212745

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
خالص سونے کے جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کڑے اور چوڑیوں کا بااعتماد مرکز
واپسی پر کاٹ نہیں کاٹی جائے گی - اسی طرح سونے کی قیمت بڑھنے سے آپ کے زیورات کی قیمت بھی بڑھتی رہے گی - زیورات کی صورت میں سرمایہ کاری کا بہترین موقع خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں۔
دوکان نمبر 15,16 کویت مارکیٹ کوچہ دھوبی گلی نمبر
صرافہ بازار رنگ محل لاہور - پاکستان - فون 7662011

HARROON'S
Shop No.5, Moscow Plaza, Blue Area Islamabad Ph: 826948
Shop No. 8, Block A, Super Market Islamabad. PH; 275734-829886

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61

سستی ترین ائر ٹکٹیں
اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی -
گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس - ایجرٹن روڈ لاہور
فون 6310449-6367099-6366588